| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

رضاخانیوں کا نبی کون؟؟؟؟

ساجد خان

www.ahlehaq.com

قارئین کرام! اکثر بریلوی حضرات علمائے دیوبند پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے منکر ہیں نعوذ باللہ مگر خود بریلوی طبقہ نے اس میدان میں کیا گلہائے رنگا رنگ دکھلائے ہیں انہی باتوں کی وضاحت میں آج اپنے اس نئے مضمون میں کرونگا۔ قارئین کرام انگریز نے ہندوستان میں مسلمانوں کی بیخ کنی کیلئے دو افراد تیار کئے ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے جہاد کو حرام دلوایا اور دوسرا مولوی رضاخان بریلوی جس سے علمائے حق کے خلاف کفر کے فتوے اور انگریز کی حمایت میں فتوے جاری کروائے (اس کی تفصیل اسی فورم پر آپ کو مل جائے گی) ایک کو نبی بنا کر بھیجا اور دوسرے کو امام بنا کر اگرچہ خود مولوی رضاخان بھی نبوت کا میدان سنبھالنے کیلئے بے تاب تھے مگر جو حالت مرزا غلام احمد قادیانی کی دیکھی کہ مسلمانوں نے اس کا کیا حشر کیا تو اس کی ہمت نہ لا سکے مگر مرتا کیا نہ کرتا آخر موت سے پہلے دل کی یہ خواہش زبان پر آ ہی گئی اور بے ساختہ اپنے مرنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے مقام نبوت سنبھالتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ:

''حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''۔ ﴿وصایا شریف ص ۲۰﴾

قارئین کرام! اس عبارت میں میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے سے مراد اعلحضرت بریلوی کی یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور اپنے دین کو اپنی کتابوں میں بڑی شرح و تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ اعلحضرت بریلوی کی عبارت کا اگلہ جملہ ''اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ آج سے دین محمدی منسوخ اور رضاخانی دین نافذ العمل ہوگا البتہ اتنی گنجائش ضرور ہے کہ اگر کوئی شخص اسلامی تعلیمات پر کبھی کبھار عمل کرتا ہے تو وہ مطعون قرار نہیں دیا جائیگا لیکن اس کے بیان شدہ فرائض اتنے اہم نہیں ہوں گے کہ ان پر عمل کرنے کی وجہ سے میری مذہب کی فرضیت متاثر ہو سکے گیا اور اگر میرے مذہب پر عمل کرنے کی وجہ سے فرائض اسلامی کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوتاہی و تساہل ہو جائے اور میرے فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے اسلام کا کوئی فرض ترک بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ میرا دین کوئی معلومی قسم کا دین نہیں کہ اس میں کوئی کوتاہی ہو جائے وہ تو اتنا ٹھوس اور واجب العمل ہے کہ اس پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔۔۔۔۔

قارئین کرام اس عبارت میں فرض دو ہیں (۱) ہر فرض (۲) اہم فرض۔ اہم فرض تو وہ دین ہے جو اعلحضرت کی کتابوں سے ظاہر ہے اور اگر اس سے مراد اسلام ہے تو پھر اہم فرض سے کونسا فرض مراد ہے؟ اس لئے کہ اسلام کے بغیر تو کوئی چیز فرض نہیں، مسلمان پر جو چیز یا جو حکم بھی فرض ہے اس کی فرضیت تو اسلام کی مرہون منت ہے۔ اس طرح مولوی رضاخان کی یہ بات پاگلوں کی ایک ترنگ ہوگی اور اعلحضرت تو ماشاء اللہ بڑے دانا اور صاحب بصیرت و بصر تھے اس لئے ماننا پڑے گا کہ اعلحضرت نے ہر فرض اور اہم فرض سے دو علیحدہ علیحدہ فرض مراد لئے ہیں۔ یعنی فرض دو ہیں ایک فرض مطلق جسے ہر فرض کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور دوسرا فرض مقید ہے جسے اہم فرض سے بیان کرتے ہیں۔ مطلق فرض سے آپ کی مراد ''اسلام'' ہے اور مقید فرض سے ''رضاخانی دین'' تو گویا آپ یہ فرمانا چاہتے ہیں (مگر اشاروں میں) کہ اسلام بھی ایک مذہب ہے اور دین ہے اور میرا مذہب جو ہر مسلمان کو کافر کہتا ہے یہ بھی ایک دین ہے اگر دونوں میں عملاً کہیں میرے امتیوں کو تضاد معلوم ہو اور وہ مشکل میں مبتلا ہو جائیں کہ اب عمل کس پر کریں تو آپ مختصر سے جملے میں اس

عظیم مسئلے کو حل فرما دیا کہ میرے دین پر عمل کرو اور اسلامی حکم کو ترک کر دو کیونکہ میرے مذہب پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اور اس جملے سے پہلا جملہ اسی مفہوم کی تائید بھی کرتا ہے جس میں اسلام پر عمل کرنے کی بابت ان الفاظ میں صراحت فرمائی ہے "حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو" یعنی اسلام پر عمل کرنے میں آپ پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا شریعت کی اتباع حتی الامکان کے درجے میں ہے ممکن ہو تو کر لو اور اگر کہیں ممکن نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ترک کر دو مگر میرا مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے وہ اگر ممکن ہو تب بھی اور اگر بظاہر ناممکن ہو تب بھی بہر دو حال واجب العمل ہے۔ یعنی اعلحضرت بریلوی کا منشاء ومقصد یہ ہے کہ میں نبی ہوں اور نبی بھی مرزا قادیانی جیسا نہیں جو اپنے آپ کو ظلی اور بروزی کہتا رہا مگر اعلحضرت فرماتے ہیں کہ میں ایک مستقل نبی ہوں جس سے دین محمدی منسوخ ہو گیا تو گویا اعلحضرت نے خاتم الانبیاء کی ختم نبوت کا مذاق اس عبارت میں اڑایا ہے اور آپ ذرا ملاحظہ تو کریں اس عبارت کو کہ مولوی رضاخان صاحب کیا غضب کی چال چل گئے اتباع شریعت نہ چھوڑو اور میرا دین ومذہب میں مولوی صاحب نے لفظ "اور" استعمال فرمایا ہے جو عربی کے لفظ واو کا ترجمہ ہے تو اس عبارت میں نحوی ترکیب کے مطابق شریعت معطوف علیہ اور میرا دین معطوف ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف میں مغائرت ہوتی ہے۔ اس قانون کی رو سے معلوم ہوا کہ اعلحضرت بریلوی کے نزدیک شریعت اور ہے اور ان کا اپنا دین اور ہے جس کو لفظ میرا کی مزید تائید بھی حاصل ہے۔ معلوم ہوا کہ دین رضاخانی اسلام کے علاوہ کسی اور ملت ومذہب کا نام ہے جسے اسلام سے مغائرت اور تضاد کا شرف بھی حاصل ہے۔

قارئین کرام یہ بعینہ وہی دعوی جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا کہ میں ہی اب کشتی نوح اور مدار نجات ہوں میرے سوا سب تاریکی ہے (روحانی خزائن ج ۷ اص ۴۳۵)۔ اگر آپ غور کریں تو مولوی رضاخان اور ان کے بڑے بھائی مرزا غلام احمد قادیانی میں ایک بات مشترک تھیں کہ دونوں ہی اپنی اپنی امتوں کو قرآن وحدیث کی جگہ اپنی اپنی تعلیمات اور کتابوں پر سختی سے عمل کرنے کی تعلیمات دیتے رہے اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ ان دونوں کو بھی معلوم تھا کہ ہم جس قسم کے عقائد باطلہ امت مسلمہ میں پروان چڑھا رہے ہیں ان کا ایک نہ ایک دن پول کھل ہی جانا ہے لہذا عوام میں اپنے آپ کو زندہ رکھنے کیلئے صرف ایک ہی طریقہ تھا کہ انھیں قرآن وحدیث اور علمائے حق سے اندھیرے میں رکھا جائے یہی وجہ ہے کہ قادیانی ساری زندگی اپنی امت کو نامعلوم نصرتوں اور الہی وعدوں کی بھول بھولیوں میں گھماتے رہے اور رضاخانی قوم کو چھوٹی اور بڑی گیارھوں شریف کے نام پر الو بناتے رہے۔ مولوی رضاخان کو معلوم تھا کہ اس کے باطل عقائد صرف اسی وقت عوام کالانعام میں پنپ سکتے ہیں کہ جب تک عوام کو اہل حق جو باطل کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے دور رکھا جائے یہی وجہ ہے کہ مولوی رضاخان کی زبان ہر وقت علمائے حقہ کے خلاف کفر کے فتوؤں کی کلاشنکوف بنی رہی بطور مثال ایک فتوی دے رہا ہوں:

عرض: ایک جلسہ میں آریہ وعیسائی اور دیوبندی قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں وہاں دیوبندیوں کا رد نہ چاہئے۔

ارشاد (اعلحضرت کا) کیوں۔ کیا ان سے موافقت کی جائے گی۔ حاشا یہ محال ہے اسلام پر اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

عرض: آریہ کیا کہیں گے اسلام ہی میں اختلاف ہو گیا

ارشاد: حاشا اسلام میں اختلاف نہیں اسلام واحد ہے۔ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے مرتد ہو گئے مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی سے۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۳۲۵ فرید بک اسٹال لاہور)

یہاں مولوی رضاخان کا تعصب اہل حق سے ننگا ناچ رہا ہے یہ فتوی اس بات کی گواہی ہے کہ آریہ عیسائی قادیانی بریلوی سب بھائی بھائی ہیں

کیونکہ ان سب کا ایک مقصد ہے **ملت** اسلامیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا اور اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دیوبند ہے جس کی بنا پر مولوی رضا خان کو اس قسم کی فتووں کی ضرورت پڑی۔

ظلی نبوت کی ابتداء سے دعوے کا آغاز

قارئین کرام مولوی رضا خان نے دعوی نبوت ایک دم سے نہیں کیا بلکہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے امام مجددہونے کا دعوی کیا پھر ظلی و بروزی کا ڈھونگ رچایا اسی طرح مولوی رضا خان کو بھی معلوم تھا کہ نبوت کا دروزہ حقیقی طور پر بند ہو چکا ہے اس لئے دعوی نبوت سے پہلے اس دروازے کو کھولنا ضروری ہے اگر بے وقوف اور جاہل مریدوں نے کوئی اعتراض نہ کیا تو پھر آہستہ آہستہ باقاعدہ نبوت کا دعوی کر دیا جائے گا۔ چنانچہ جب مولوی رضا خان کے ایک مرید نے اعلحضرت سے ایک مسئلہ پوچھا کہ کیا یہ کہنا درست ہے کہ اگر حضورﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو غوث اعظم ہوتا تو مولوی رضا خان نے کیا جواب دیا کہ یہ کہنا شرطی قولی فعلی ہر اعتبار سے درست ہے۔۔ بلکہ غضب خدا کو اعلحضرت یہاں تک کہہ گئے کہ "بے شک مرتبہ علیہ رفعیہ حضور پرنور رضی اللہ تعالی عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے ﴿عرفان شریعت ص مسئلہ ۴۱ تا ۴۵ حصہ سوم﴾۔

لیکن چونکہ مولوی رضا خان کو بھی معلوم تھا کہ اس فتوے کے بعد میری اچھی خاص درگت بننے والی ہے لہذا فتوے کے آخر میں ایک زبردست عیارانہ چال چلی کہ اگر چہ یہ سب کچھ کہنا درست تو ہے لیکن چونکہ حضورﷺ نے حضرت عبد القادر جیلانیؒ کے بارے میں ایسی کوئی بات ذکر نہیں کی لہذا ہم بھی زبان سے ایسا نہیں کہیں گے گویا دل میں تو سب کچھ تسلیم ہے مگر زبان پر نہ لائیں گے۔ اسی قسم کا ایک اور فتوی فتاوی افریقہ میں ان الفاظ سے صادر فرماتے ہیں:

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضور اقدس وو انور سید عالمﷺ کے وارث کامل و نائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور اپنے جمیع صفات جمال وجلال کمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں (ص ۹۷)

قارئین کرام یہی وہ ظلی بروزی اور آئینہ کمالات کی کہانیاں ہیں جسے بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے موقف میں پیش کرتا رہا مرزا غلام احمد قادیانی بھی یہی کہتا تھا کہ میں کوئی الگ نبی نہیں بلکہ حضورﷺ کا ظل ان کے کمالات کا آئینہ ہوں۔

نبوت کا دروازہ کھول دیا گیا ھے

اسی طرح ایک اور جگہ اعلحضرت نبوت کا دروازہ کھولتے ہوئے ارشاد عالی مقام فرماتے ہیں:

آنجام دے آغاز رسالت باشد

اینک گوہم تابع عبد القادر

﴿حدائق بخشش حصہ دوم ص ۹۳ فرید بک اسٹال لاہور﴾

قارئین کرام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضورﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا حضرت عیسیٰ" بے شک نزول فرمائیں گے مگر وہ حضورﷺ سے پہلے کے نبی ہیں حضورﷺ کے بعد نبی نہ ہونگے کوئی نبی اب خواہ نئی شریعت والا ہو یا تابع شریعت نبوت کا دروازہ ہر قسم کی نبوت کیلئے بند ہو گیا ہے کبھی کسی کو نبوت نہ ملے گی۔ مگر احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں کہ حضورﷺ کے بعد نبوت صرف ۵۶۱ھ تک بند ہے۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی وفات کے بعد رسالت کا پھر آغاز ہوگا اور جو رسول آئیگا وہ پہلے مقامات ولایت ونبوت میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا تابع ہوگا یعنی قادری ہوگا اس تفصیل کے مطابق حضور

ﷺ نے ایک اعتبار سے رسالت کا دروازہ بند کیا ہے اور ایک اعتبار سے کھولا ہے ۵۶۱ھ کے بعد اس امت میں قادری سلسلے سے کسی شخص کو نبوت ملے گی ۔(نعوذباللہ)۔

قارئین کرام مولوی رضاخان کی انہی دعوؤں اور خرافات کی وجہ سے اعلحضرت کے مریدوں نے مولوی رضاخان کو نہ صرف عجم والوں کیلئے نبی کہا بلکہ ان کا درجہ محمد ﷺ نے بڑھا کر خدا تک پہنچا دیا اگر کوئی ان باتوں کو دیکھنے کا خواہشمند ہو یا کسی بریلوی کو کوئی شک ہو تو نغمۃ الروح اور مدائح اعلحضرت فقیر کے پاس موجود ہیں آپ جب مطالبہ کریں گے میں حوالے پیش کردوں گا۔لیکن نہ خنجر اٹھے گا ان سے نہ تلوار یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

مولوی رضاخان کا معصوم عن الخطاء ہونا

قارئین کرام اس وقت میرے سامنے احکام شریعت مولوی رضاخان کی تصنیف پڑی ہوئی ہے جسے ضیاء القرآن والوں نے پبلش کیا ہے اس کے شروع میں ایک عنوان ان لفاظ کے ساتھ ہے

اعلحضرت کا لغزشوں سے محفوظ ہونا

اس عنوان کے ذیل میں اس قسم کی عبارت دی گئی ہے:

اعلی حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا۔ ﴿احکام شریعت ص۲۹۔۳۰﴾

قارئین کرام معصوم عن الخطاء ہونا یہ صرف انبیاء کی صفت ہے اور یہ بات عقائد کو شامل ہے شیعہ کے کافر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ آئمہ کو معصوم عن الخطاء سمجھتے ہیں کیا آج تک کسی صحابی کسی ولی کسی بزرگ کسی غوث کسی مجتہد کسی بزرگ نے اپنے بارے میں یہ دعوی کیا کہ میں معصوم عن الخطاء ہوں اس عبارت کا اس سے بڑھ کر اور مطلب کیا ہوسکتا ہے کہ رضاخانی مولوی رضاخان کو ایک نبی کا مقام دیتے ہیں۔

مولوی رضاخان پر اعتراض کرنے سے ایمان چلا جاتا ھے

اس وقت میرے سامنے دعوت اسلامی کے سربراہ الیاس قادری صاحب کی ایک تحریر ہے موصوف کسی زمانے میں جھاڑو بیچا کرتے تھے بعد میں پیٹ کی بھوک نے دین کو کمائی کا ذریعہ بنانے پر مجبور کردیا اب تو یارلوگوں نے نا جانے ان کو کیا سے کیا بنادیا تو وہ فرماتے ہیں:

''اعلی حضرت کی جملہ تحریریں عین قرآن وسنت کے مطابق ہے اعلحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کی کسی بھی تحریر پر تنقید کی یا تنقید کرنے والوں کی صحبت اختیار کی (مثال کے طور پر میری۔۔ناقل) بلکہ اس سے محبت کی (مثال کے طور پر مجھ سے۔۔ناقل) تو خبردار کہیں ایمان سے ہاتھ نہ دھوبیٹھیں۔

قارئین کرام سوچئے ان کے نبی پر صرف اعتراض کرنے سے ایمان سے بندہ نکل جاتا ہے تو جو میری طرح مولوی رضاخان پر پورے کے پورے مضامین دے مارتا ہو اس کے کفروارتداد کا کیا مقام ہوگا گویا ٹکے ٹکے فتوی افسوس کے قوم کے جھوٹ فروش آج امت مسلمہ کے ایمان کا فیصلہ کرنے بیٹھ گئے یہ کیا اصول ہے نرالہ تیرے چمن کا مجرم بھی خود منصف بھی خود۔لیکن یاد رکھو:

اگر ایں کفر است بخدا سخت کافرم

اس طرح کی باتوں کا اس کے سوا اور کیا مقصد ہے کہ بریلوں نے اعلحضرت کو ایک نبی کا مقام دے رکھا ہے۔

بریلویوں کا اپنے نبی پر پڑھا جانے والا درود

اللھم صل و سلم و بارک علیه و علیھم و علی المولی الھام امام اھل السنة مجدد الشریعة العاطترة

مويد الملة الطاهرة حضرت شيخ احمد رجاخان رضى الله تعالى عنه بالرضا السرمدى ﴿شجرہ طیبہ ص۱۳﴾۔

آپ کی دعا کا طالب

خاکپائے اہلسنت والجماعت

حدائق بخشش

۱۳۲۵ھ

(حصہ دوم)

مُصنّف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 7352022

ردیف الطاء

ایں جا وجہ نشاط عبد القادر — آنجا شمع صراط عبد القادر
بکشادہ دور دادہ باو بنہادہ بجود — دروازہ صلا سماط عبد القادر

ردیف الظاء

خوبان چوگل بوعظ عبد القادر — اعیان رسل بوعظ عبد القادر